Allama iqbal open university AIOU solved assignment no 2 intermediate autumn 2024

Code 363 Urdu-I

Q.1

مندرجہ زیل اشعار کی تشریح کریں اور شاعر کا نام بھی لکھیں۔

خدا کے نام سے ہر ابتدائے کار کریں

اسی کی راہ میں ہر چیز کو نثار کریں

دیکھ تو دل کے جاں سے اٹھتا ہے

یہ دھواں سا کہاں سے اٹھتا ہے

میں برا اور طبیعت میری اچھی کیا خوب

منتخب کیوں میرے اشعار ہوا کرتے ہیں

فقیرانہ آئے صدا کر چلے

میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

Ans:

1. خدا کے نام سے ہر ابتدائے کار کریں

اسی کی راہ میں ہر چیز کو نثار کریں**

- **شاعر**: ماہر القادری
- **تشریح**:
  یہ شعر اللہ پر ایمان کی مضبوطی اور زندگی کو اس کی رضا کے لیے وقف کرنے کا پیغام دیتا ہے۔ شاعر کا کہنا ہے کہ ہر عمل کا آغاز اللہ کے نام سے ہونا چاہیے،

studyvillas.com

کیونکہ وہی سب کچھ عطا کرنے والا ہے۔ اپنی زندگی کی ہر چیز، خواہشات اور وسائل کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے سے انسان کے دل کو سکون ملتا ہے اور حقیقی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

**2. دیکھ تو دل کے جاں سے اٹھتا ہے

یہ دھواں سا کہاں سے اٹھتا ہے**

- **شاعر**: میر تقی میر
- **تشریح**:
  یہ شعر انسانی دل کی گہرائیوں میں چھپے درد اور جذبات کا اظہار ہے۔ "دھواں" دل کی حالت اور اندرونی کیفیت کا استعارہ ہے، جو شاعر کے کرب اور غم کی عکاسی کرتا ہے۔ شاعر حیرت سے سوال کرتا ہے کہ یہ غم کہاں سے اٹھ رہا ہے جس نے اس کے وجود کو لپیٹ میں لے لیا ہے۔ یہ شعر میر کی شاعری کے خاص پہلو یعنی انسانی جذبات کی شدت کو نمایاں کرتا ہے۔

**3. میں برا اور طبیعت میری اچھی کیا خوب

منتخب کیوں میرے اشعار ہوا کرتے ہیں**

- **شاعر**: میر تقی میر
- **تشریح**:
  یہ شعر شاعر کی خود شناسی اور عاجزی کی بہترین مثال ہے۔ شاعر اپنی ذات کی خامیوں کو تسلیم کرتا ہے، لیکن یہ بھی بیان کرتا ہے کہ اس کی شاعری لوگوں کے دلوں کو چھوتی ہے۔ یہ میر کے فن کی انفرادیت اور ان کے اشعار کی مقبولیت کو ظاہر کرتا ہے، جو انسانی جذبات کو بے حد خوبصورتی سے پیش کرتے ہیں۔

studyvillas.com

4. فقیرانہ آئے صدا کر چلے

میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے**

- **شاعر**: میر تقی میر
- **تشریح**:
  یہ شعر دنیا کی فانی حقیقت اور انسان کی عاجزی کو بیان کرتا ہے۔ "فقیرانہ "کا مطلب ہے کہ شاعر دنیا میں ایک مسافر کی طرح آیا اور اپنے حصے کی بھلائی یا دعا دے کر چلا گیا۔ یہ زندگی کی مختصر مدت اور انسان کے اصل مقصد یعنی دعا، نیکی، اور عاجزی کو نمایاں کرتا ہے۔ شاعر اپنے جانے کے بعد بھی نیک تمنائیں چھوڑ کر جاتا ہے، جو دنیاوی زندگی کے عارضی ہونے کی یاد دہانی ہے۔

Q.2

میر تقی میر کے کلام کے خصوصیات بیان کریں اور جہاں ضروری ہو شعری مثالیں بھی دیں۔

Ans:

studyvillas.com

میر تقی میر کے کلام کی خصوصیات

1. **سوز و گداز (درد اور جذبات کی شدت)**
   میر کے اشعار میں درد، غم، اور انسانی جذبات کی شدت کا اظہار نمایاں ہے۔ انہوں نے اپنے اشعار میں محبت کی ناکامی، دنیا کی بے ثباتی، اور دل کی کیفیت کو بڑی خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔
   مثال:

دل کی ویرانی کا کیا مذکور ہے
یہ نگر سو مرتبہ لوٹا گیا

یہ شعر میر کے اندرونی غم اور ویران دل کی کیفیت کو بیان کرتا ہے، جسے زمانے کی بے وفائی نے بار بار لوٹ لیا۔

---

2. **سادگی اور فطری انداز**

میر کے کلام کی ایک بڑی خوبی اس کی سادگی اور فطری انداز ہے۔ انھوں نے پیچیدہ الفاظ کے بجائے آسان اور دل کو چھونے والی زبان استعمال کی، جو ہر طبقے کے لوگوں کے لیے قابلِ فہم ہے۔

مثال:

پتا پتا، بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

اس شعر میں میر نے انتہائی سادہ زبان میں محبت کے احساس کو بیان کیا ہے۔

---

3. **محبت کی جذباتی گہرائی**

میر کے کلام میں محبت کی گہرائی اور اس کے مختلف پہلو بہت شدت سے بیان کیے گئے ہیں، جیسے وصل کی خوشی، ہجر کا درد، اور محبوب کی بے وفائی۔

مثال:

ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

یہ شعر محبوب کے حسن کی تاثیر کو بیان کرتا ہے، جو بیمار دل کو بھی خوشی اور زندگی کی رمق عطا کرتا ہے۔

---

4. **دنیا کی بے ثباتی اور فنا کا فلسفہ**

میر کے کلام میں دنیا کی ناپائیداری اور موت کے فلسفے پر گہرے خیالات ملتے ہیں۔ ان کے اشعار انسان کو اس فانی دنیا کی حقیقت کا احساس دلاتے ہیں۔

مثال:

عمر بھر دیکھا کیے مرنے کی صورت ہم نے
کبھی خوابوں میں بھی آیا نہ جیے کا احوال

studyillas.com

یہ شعر زندگی کی ناپائیداری اور انسان کے غموں کو نمایاں کرتا ہے۔

---

5. **درد کی کائنات میں تنہائی**
میر کے اشعار میں تنہائی اور درد کی کائنات نظر آتی ہے، جہاں شاعر خود کو دنیا سے الگ تھلگ محسوس کرتا ہے۔
مثال:
ہائے ظالم محبتوں کا اثر
دل پہ کچھ اور جان پر کچھ ہے

یہ شعر محبت کی شدت اور اس کے دل و جان پر مختلف اثرات کو بیان کرتا ہے۔

---

6. **استعاروں اور تشبیہوں کا حسن**
میر کے اشعار میں استعاروں اور تشبیہوں کا استعمال فنی مہارت کے ساتھ کیا گیا ہے، جو ان کی شاعری کو خوبصورت اور معنی خیز بناتا ہے۔
مثال:
ایک ہنگامے پہ موقوف ہے گھر کی رونق
نوحۂ غم ہی سہی، نغمۂ شادی نہ سہی

یہ شعر اس بات کا اشارہ دیتا ہے کہ زندگی کے ہر لمحے میں حرکت ضروری ہے، چاہے وہ خوشی کا ہو یا غم کا۔

---

7. **عاجزی اور خود شناسی**
میر کی شاعری میں عاجزی اور خود شناسی کا عنصر بھی نمایاں ہے۔ وہ اپنے عیبوں اور کمزوریوں کو بھی شاعری میں بیان کرنے سے نہیں جھجکتے۔
مثال:
ہم میر کے مریض ہیں، کوئی دوا نہ دے
بس دید سے سکون ہو، باقی خدا نہ دے

یہ شعر میر کی عاجزی اور محبوب کی دیدار کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

---

8. **روحانیت اور عرفان**
میر کے کچھ اشعار میں روحانیت اور خدا کے قرب کا ذکر بھی ملتا ہے۔ انہوں

studyvillas.com

نے انسانی روح کے اندرونی حالات کو بڑی گہرائی سے بیان کیا ہے۔
مثال:
فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

یہ شعر دنیا کی فانی حقیقت اور انسان کی عاجزی کی بہترین تصویر ہے۔

نتیجہ
میر تقی میر کی شاعری اپنی جذباتی گہرائی، زبان کی سادگی، اور انسانی کیفیات کے حقیقی اظہار کے سبب اردو ادب میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ ان کی شاعری انسانی روح کی عکاسی ہے، جو ہر دور کے قارئین کے دلوں کو چھوتی ہے۔

Q.3

نظم انجام کا خلاصہ لکھیں ۔

Ans;

نظم "انجام" کا خلاصہ

نظم "انجام" علامہ اقبال کی مشہور شاعری میں سے ایک ہے جس میں انہوں نے انسان کے مقصدِ زندگی اور اس کی معانی کو بیان کیا ہے۔ اس نظم میں اقبال نے انسان کی جدوجہد، خوابوں، اور اس کی تقدیر کے بارے میں غور و فکر کیا ہے۔ وہ انسان کو یہ بتاتے ہیں کہ زندگی میں جو بھی مشکلات آئیں، انسان کو ان سے گھبرانا نہیں چاہیے کیونکہ اس کا اختتام ہمیشہ اچھا ہوتا ہے، بشرطیکہ وہ محنت اور ایمانداری سے کام کرے۔

نظم میں اقبال انسان کو یہ سبق دیتے ہیں کہ اس کی تقدیر صرف اس کے اپنے ہاتھ میں ہے اور وہ اپنے ارادے، محنت اور مقصد کے ذریعے اپنی تقدیر بدل سکتا ہے۔ اقبال کی یہ

studyvillas.com

نظم ایک حوصلہ افزائی ہے کہ انسان اگر اپنی کوششوں میں مخلص ہو اور اللہ کی رضا کو اپنے عمل کا مقصد بنائے تو اس کا انجام کبھی بھی منفی نہیں ہو سکتا۔

یہ نظم انسان کو اپنے مقاصد کی طرف مثبت انداز میں بڑھنے کی ترغیب دیتی ہے اور بتاتی ہے کہ محنت، جدوجہد، اور عزم کے ساتھ زندگی کی مشکلات کا سامنا کیا جا سکتا ہے۔

خلاصہ: "انجام "میں اقبال نے انسان کو اپنی تقدیر کا خالق اور محنت کا حامی بتایا ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ انسان اگر اپنے مقصد کے لیے ایمانداری اور جدوجہد کے ساتھ کوشش کرے تو اس کا اختتام ہمیشہ اچھا ہوتا ہے۔

Q.4

درجہ زیل کی تعریف کریں اور مثالیں بھی دیں

ارکان تشبیہ

استعارہ

مجاز مرسل

کنایہ

Ans;

1. ارکان تشبیہ

تعریف:
تشبیہ ایک بیانیہ طریقہ ہے جس میں کسی چیز کی خصوصیت کو دوسری چیز سے موازنہ کیا جاتا ہے۔ اس میں "کی طرح "یا "جیسے "جیسے الفاظ کا استعمال کیا جاتا

studyvillas.com

ہے۔ تشبیہ میں دو چیزوں کا موازنہ کیا جاتا ہے، اور ان کے درمیان مشابہت کو واضح کیا جاتا ہے۔

ارکان تشبیہ:
تشبیہ کے ارکان چار ہوتے ہیں:

- **مشبہ)جو چیز بیان کی جارہی ہے(**
- **مشبہ بہ)جس سے موازنہ کیا جا رہا ہے(**
- **ادوات تشبیہ)جو لفظ موازنہ کو ظاہر کرتا ہے، جیسے "کی طرح "یا "جیسے"(**
- **سیمیت)مشابہت یا مماثلت(**

مثال:

- اس کا چہرہ چاند کی طرح روشن ہے۔
    - **مشبہ:** اس کا چہرہ
    - **مشبہ بہ:** چاند
    - **ادوات تشبیہ:** کی طرح
    - **سیمیت:** روشن ہونا

---

2. استعارہ

تعریف:
استعارہ بھی ایک موازنہ ہے لیکن یہ تشبیہ کے برعکس لفظی طور پر دونوں چیزوں کو ایک دوسرے میں بدل دیتا ہے۔ اس میں موازنہ کے لیے "کی طرح "یا "جیسے "جیسے الفاظ استعمال نہیں کیے جاتے۔ استعارہ میں کسی چیز کو دوسری چیز کے طور پر بیان کیا جاتا ہے، جیسے وہ خود وہ چیز ہو۔

مثال:

- وہ چاندنی رات کا دلکش منظر تھا۔
    - یہاں "چاندنی رات "کا لفظ استعارہ ہے، کیونکہ یہ کسی حقیقت کے طور پر اس شخص کو بیان کرتا ہے۔

studyvillas.com

3. مجاز مرسل

تعریف:
مجاز مرسل ایک قسم کا محاورہ ہوتا ہے جس میں کسی لفظ کو اس کے اصل مفہوم سے مختلف انداز میں استعمال کیا جاتا ہے، لیکن اس کا تعلق کسی دوسری چیز سے ہوتا ہے۔ اس میں اصل اور مجازی معنوں کا ایک تعلق ہوتا ہے۔

مثال:

- میرے پاس ایک بڑا خزانہ ہے۔
  - یہاں "خزانہ "کا لفظ کسی حقیقی خزانے کی بجائے علم یا تجربے کی دولت کے لیے استعمال ہوا ہے۔

---

4. کنایہ

تعریف:
کنایہ ایک ایسا فن ہے جس میں کسی چیز کو بالواسطہ طریقے سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس میں کسی چیز کا براہ راست ذکر نہیں کیا جاتا، بلکہ اس کے حوالے سے بات کی جاتی ہے، اور اس کا مطلب غیر واضح ہوتا ہے۔

مثال:

- اس نے پوری دنیا کو اپنے قدموں میں دبا رکھا ہے۔
  - یہ جملہ کسی شخص کی طاقت یا اثر و رسوخ کو ظاہر کرتا ہے، لیکن لفظ "دنیا "کا استعمال محض ایک کنایہ ہے۔

خلاصہ:

- **ارکان تشبیہ** میں کسی دو چیزوں کے درمیان مشابہت کو ظاہر کرنے کے لیے "کی طرح "یا "جیسے "جیسے" الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔
- **استعارہ** میں ایک چیز کو دوسری کے طور پر بیان کیا جاتا ہے بغیر کسی لفظی موازنہ کے۔

studyvillas.com

- **مجاز مرسل** میں کسی لفظ کا استعمال اس کے اصل معنی سے مختلف مفہوم میں کیا جاتا ہے۔
- **کنایہ** میں کسی حقیقت یا حالت کو بالواسطہ طریقے سے بیان کیا جاتا ہے۔

یہ تمام ادبی فنون زبان کو زیادہ دلچسپ اور معنوں سے بھرپور بناتے ہیں۔

Q.5

عید میلاد النبی کے جلسہ کی روداد قلم بند کریں۔

Ans:

عید میلاد النبی کا جلسہ - روداد

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دن کی خاص اہمیت ہے، جو دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے خوشی اور مسرت کا پیغام لے کر آتا ہے۔ اس دن کی خوشیوں کو منانے کے لیے مختلف مقامات پر جلسے، محافل اور تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔ آج ہمیں بھی ایک عظیم عید میلاد النبی کے جلسے میں شرکت کا موقع ملا، جو ایک مقامی مدرسے کی جانب سے منعقد کیا گیا تھا۔

جلسہ شروع ہونے سے قبل ہی لوگوں کا رش دیکھنے کو ملا۔ ہر طرف جھنڈے اور رنگین لائٹس سے سجایا گیا تھا۔ مدعومیں بچے، بزرگ، خواتین اور نوجوان سبھی شامل تھے۔ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری تھا اور ایک جوش و جذبے کا ماحول بن چکا تھا۔

جلسہ کی ابتدا مدرسے کے مولانا صاحب کی تلاوت سے ہوئی۔ قرآن کی آیات کا سماع ،دلوں کو سکون بخشتا ہے اور ماحول میں روحانیت کی خوشبو بکھر گئی۔ اس کے بعد ایک معروف خطیب نے محفل سے خطاب کیا۔ خطیب صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے فرمایا" :دنیا کی تمام خوشیاں

studyvillas.com

اور کامیابیاں آپ کے ذریعے ہی انسانیت تک پہنچیں۔ آپ کی زندگی ہماری رہنمائی ہے اور آپ کی تعلیمات ہمارے لیے چراغ کی مانند ہیں۔"

مولانا نے اپنے خطاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے مثال محبت، اخلاق اور انسانیت کے لیے دی جانے والی خدمات کو اجاگر کیا۔ ان کی گفتگو میں یہ پیغام تھا کہ ہم اپنے نبی کی سنتوں کو اپنانے کے ذریعے اپنی زندگیوں کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

جلسہ کے دوران ایک خوبصورت نعتیہ کلام بھی پیش کیا گیا۔ بچوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نعتیں پڑھیں، جنہیں سن کر ہر دل میں محبت کا ایک نیا جذبہ پیدا ہو گیا۔ خاص طور پر ایک بچے نے اپنی خوبصورت آواز میں نعت پیش کی، جسے تمام حاضرین نے بہت پسند کیا۔

جلسہ کے آخر میں دعا کی گئی، جس میں ملک کی ترقی، مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور دنیا بھر میں امن کے لیے دعا کی گئی۔ دعاؤں کے بعد، حاضرین کو لنگر بھی پیش کیا گیا اور ہر کسی کو عید کی خوشیوں کا حصہ بنایا گیا۔

یہ جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کا عکاس تھا، جہاں مسلمانوں نے اپنے پیارے نبی کی محبت اور تعلیمات کو یاد کیا اور اپنے دلوں کو تقویت بخشی۔ ایسا لگا جیسے یہ دن صرف خوشی کا نہیں بلکہ ایک عہد کرنے کا بھی ہے کہ ہم اپنے نبی کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں اپنائیں گے اور دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کریں گے۔

اختتام:

یہ جلسہ یقیناً ایک روحانی اور عقیدتی لحاظ سے بابرکت دن تھا، جس نے ہر دل کو ایک نئی روشنی عطا کی۔ عید میلاد النبی کے اس جلسے کی روداد ایک یادگار لمحہ بنی اور اس میں شریک تمام افراد کے لیے یہ دن ہمیشہ یادگار رہے گا۔

studyvillas.com